سوال

(241) سحری کرتے کرتے اگر اذان شروع ہو جائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان میں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم کھانا کھانے کے لیے بیٹھتے ہیں کہ اس دوران اذان شروع ہو جاتی ہے تو کیا اپنی سحری کو مکمل کر لیا جائے یا اذان سنتے ہی کھانا بند کر دیا جائے، وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزہ دار کے لیے ضروری ہے کہ جب طلوع فجر ہو جائے تو کھانا پینا بند کر دے۔ ارشاد باری تعالی : ''اور کھاؤ، پیؤ یہاں تک کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری، سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جائے پھر اپنے روزے کو رات تک پورا کرو۔[1]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص سحری کر رہا ہو اور اسے معلوم ہو جائے کہ فجر طلوع ہو چکی ہے تو کھانا پینا بند کر دے، ہاں اگر موذن طلوع فجر سے پہلے اذان دے رہا ہو تو کھانے پینے سے رُک جانا ضروری نہیں ہے، لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کھانے کے دوران اذان شروع ہو جائے اور روزہ رکھنے والے کو ابھی کھانے پینے کی ضرورت ہو تو وہ اپنی ضرورت پوری کر لے جیسا کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی جب اذان فجر سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھنے سے پہلے اپنی ضرورت پوری کر لے۔[2]''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر سحری کا وقت تنگ ہو رہا ہو اور اذان فجر اپنے وقت پر شروع ہو جائے تو اجازت ہے کہ روزہ رکھنے والا پانی پی لے اور دو چار لقمے لے لے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اور اس کے ہاتھ میں پانی پینے کا برتن ہوتا کہ وہ اسے نوش کرے، اس دوران اذان شروع ہو جاتی ہے تو وہ کیا کرے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں بتایا گیا ہے کہ ایسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے کی اجازت دے دی۔[3] ایسی حالت میں تھوڑا بہت کھانا اور پانی پینے کی اجازت ہے مگر چائے کی طرح مشروب کی چسکیاں لینا درست نہیں ہے اور نہ ہی ایسی حالت میں سگریٹ کے کش بھرنا جائز ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرۃ: ۱۸۷۔

[2] ابوداؤد، الصیام: ۲۳۵۰۔

[3] مسند امام احمد، ص ۳۴۸، ج ۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:226

محدث فتویٰ